عادل یزدانی

ایک یہودی رِبیّ کا اپنے پیروکاروں سے خطاب

نیا ہے گو دھرم روشن خیالی کا　　کریں پرچار ہم روشن خیالی کا
دکھاوے کو مسلمانانِ عالم کے　　چلو پوجیں صنم روشن خیالی کا
ہم افسانہ طرازوں نے ہی کرنا ہے　　نیا قصہ رقم روشن خیالی کا
چلو مل کر لکھیں تقدیرِ مسلم میں　　پھر اک تازہ ستم روشن خیالی کا
شکارِ بردگی خاکِ یقیں کر دو　　سو ڈالو دل میں نَم روشن خیالی کا
کرے گا بدعقیدہ خوش عقیدوں کو　　یہی باغِ ارم روشن خیالی کا
مسلماں کو اگر تسخیر کرنا ہے　　اٹھاؤ سب علَم روشن خیالی کا
کشید ایسی شرابِ آگہی کر دو　　گھلا ہو جس میں سَم روشن خیالی کا
کوئی میدان ہو کوشش یہ کرنی ہے　　کہ رہ جائے بھرم روشن خیالی کا
سیہ باطن سہی اپنا یہ سینے پہ　　سجائیں تمغہ ہم روشن خیالی کا
تہی کر دو خوش اعمالی سے مسلم کو　　جو بھرنا ہے شکم روشن خیالی کا
جہادی فلسفے کا توڑ کرنا ہے　　کرو ساماں بہم روشن خیالی کا
جو فردِ با اثر ہو اُس کو ٹھہراؤ　　سفیرِ محترم روشن خیالی کا
اندھیرا ہی اندھیرا جس کے اندر ہے　　سدا کھائے گا غم روشن خیالی کا
گرے گا بالیقیں قعرِ مذلت میں　　ہوا جو ہم قدم روشن خیالی کا
صحافت کو کرو خوگر لفافوں کا　　کہ حامی ہو قلم روشن خیالی کا
رہے سایہ فگن شہرت پسندوں پر　　سدا ابرِ کرم روشن خیالی کا
بنامِ دیں رگِ مسلم اگر پھڑکے　　کرو ضم اس میں سَم روشن خیالی کا
کبھی شیدائی تھے جو سرخ اجالے کے　　بھریں گے اب وہ دم روشن خیالی کا
مسلمانوں کی وحدت ختم کرنے کو　　نہیں ہے فتنہ کم روشن خیالی کا
یقین رکھو مداوا کر نہ پائیں گے　　فقیہانِ حرم روشن خیالی کا
چڑھانا ہے ہمیں پروان اب پودا　　بصد ناز و نعم روشن خیالی کا
مقابل ہے ہمارے دورِ ایوبی　　جمانا ہے قدم روشن خیالی کا

ہمارے کل کا ضامن ہے فقط حربہ
سلیماں کی قسم روشن خیالی کا